روزنامہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ایڈیٹر غلام نبی — یوم پنجشنبہ — قیمت تین پیسے

جلد ۲۹ | ۱۳ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش | ۲۲ ماہ شوال ۱۳۶۰ ھ | ۱۳ نومبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۵۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پانچ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل و کرم سے نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی آنکھیں دُکھتی ہیں۔ نیز حضرت ممدوحہ کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعا سے صحت کریں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھُوَ النَّاصِرُ

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اس دفعہ تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے میں دوستوں نے بہت اخلاص سے کام لیا ہے۔ اور گزشتہ سال کی نسبت اس سال کی وصولی ابتدائی ایام میں زیادہ رہی ہے۔ مگر اکتوبر سے اس میں کمی آگئی ہے اور جو زیادتی وصولی ہوئی تھی۔ اسکی نسبت میں فرق پڑ گیا ہے اب ایک ماہ سے بھی کم سال ہفتم کی تحریک پر سال گزرنے میں رہ گیا ہے۔ اور ان دوستوں کا فرض ہے۔ کہ جواب تک اپنا وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ کہ وہ خاص زور لگا کر اس کمی کو پھر زیادتی میں بدل دیں۔ میں تحریک جدید کے مجاہدوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ توجہ کر کے جلد سے جلد اپنے وعدوں کو پورا کر دیں گے۔

ان دوستوں نے جو اپنے وعدے ادا کر چکے ہیں۔ اپنا فرض ادا کر دیا۔ اب ان کی باری ہے۔ جو اب تک ادا نہیں کر سکے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ بھی اخلاص میں دوسروں سے کم نہیں ہیں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے عمل سے میرے اس ظن کو پورا کر دیں گے۔ انشاء اللہ۔

پس اے دوستو! ہمت کرو۔ اور اپنے آگے بڑھنے والے بھائیوں کے ساتھ مل جاؤ۔ خدا تعالےٰ آپ لوگوں کی مدد کرے۔ آمین۔

خاکسار: مرزا محمود احمد

گائے کی حفاظت اور ہندو صاحبان

جس طرح بنگال کے متعلق حال ہی میں نہایت ذمہ وار حلقوں میں یہ کہا گیا۔ کہ اگر مسجدوں کے پاس باجا بجانے کے متعلق کوئی عمدہ تصفیہ ہو جائے۔ تو ہندو مسلم فسادات کی ایک بڑی وجہ دور ہو سکتی ہے۔ اسی طرح پنجاب کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر گائے ذبح کرنے کے متعلق کوئی مناسب تجویز طے پا جائے۔ تو نہ صرف ہندو مسلمانوں کے بہت سے جھگڑوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے بلکہ ان کے تعلقات نہایت دوستانہ اور ہمدردانہ ہو سکتے ہیں۔

یہ مسئلہ ہمارے نزدیک اس لئے بھی بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کہ اس کی طرف موجودہ زمانہ کے مصلح اور مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر توجہ فرمائی۔ اور اپنی آخری تصنیف "پیغام صلح" میں ہندوؤں کے سامنے وہ صورت رکھی جس سے اس بارے میں نہایت عمدہ سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کا نہایت مختصر الفاظ میں خلاصہ یہ ہے۔ کہ اگر ہندو صاحبان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اقدس کے خلاف نہ صرف کوئی نازیبا لفظ استعمال نہ کریں۔ بلکہ آپ کو خدا تعالےٰ کا پاکباز اور برگزیدہ سمجھ کر آپ کی پوری پوری تعظیم و تکریم کریں تو مسلمان ان کی خاطر گائے کا گوشت کھانا چھوڑ دیں گے۔

دراصل یہ مسلمانوں پر ایک زائد پابندی عائد کی گئی ہے۔ کیونکہ جب ہم ہندوؤں کے بزرگوں حضرت رام چندر جی حضرت کرشن جی حضرت بدھ کو خدا تعالےٰ کے پاک اور برگزیدہ بندے تسلیم کرتے۔ اور ان کی ویسی ہی عزت کرتے ہیں جیسی دوسرے انبیاء کرام کی۔ تو ہندوؤں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ ہمارے پیشوا اور ہادی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پورا پورا احترام کریں۔ مگر افسوس کہ ابھی تک اس تجویز کی طرف ہندوؤں نے سنجیدگی سے توجہ نہیں کی۔ اگر ان کے دل میں فی الواقعہ گائے کی قدر و منزلت ہے۔ اور ان کے اس دعوے میں کہ وہ گئو رکھشک ہیں۔ کچھ حقیقت ہے۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ گائے کی حفاظت کی اس تجویز پر عمل کریں۔

دراصل اس اہم تجویز کی طرف متوجہ نہ ہونے کی حقیقی وجہ یہی ہے۔ کہ ہندو صاحبان صحیح معنوں میں گائے کی حفاظت کرنا نہیں چاہتے یہ بات اور بھی کئی لحاظ سے ثابت ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار "پرکاش" (۹ نومبر) نے "گئو رکھشا کیسے ہو سکتی ہے" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ "ہم ہندو اپنے آپ کو گئو رکھشک کہتے ہیں۔ لیکن ہمارا عملی پہلو بالکل اس کے اُلٹ ہے" اور اس کے ثبوت میں کئی باتیں پیش کی ہیں۔ مثلاً:-

(۱) "بڑے بڑے شہروں میں دیکھا جائے تو ہر ایک بابو کے پاس ۳-۴ جوڑے بوٹ سلیپر چپلی وغیرہ ضرور ہوتے ہیں جتنا نفیس چمڑہ کروم وغیرہ بنتا ہے۔ وہ ہماری گؤ ماتا کی کھال سے بنتا ہے شہری آبادی بیس عام طور پر ہندو زیادہ امیر اور شوقین ہیں۔ اور وہ اس کا زیادہ استعمال کرتے ہیں بمقابلتاً مسلمان بھائیوں کے۔ قصاب اس چمڑے کی خاطر گؤ بدھ کرتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ہم ہندو گوزبانی گئو رکھشک کہلاتے ہیں۔ لیکن بالواسطہ ہم ہی بدھ کراتے ہیں۔ چمڑے کے سوٹ کیس اور بیگ وغیرہ ہم سب ہندو ہی پاپ کے بھاگی ہیں۔ چاہے عید کے موقعہ پر ایک گائے کی خاطر منشوں کی بلی دے دیں۔ اور نفاق کا بیج بو دیں۔ لیکن ہم اپنے گریباں میں موہنہ ڈال کر نہیں دیکھتے۔ کہ ہم لاکھوں گائے کا گلا کٹواتے ہیں"۔

(۲) "شہروں میں ہندو بکرے کا گوشت مسلمانوں کی نسبت زیادہ کھانے میں غریب مسلمان بھائیوں کا کہنا ہے۔ کہ جب سے ہندوؤں نے گوشت کا زیادہ استعمال کیا ہے۔ ہم غریب مہنگا ہونے کی وجہ سے بہت کم استعمال کرتے ہیں"۔

فی الواقعہ گئوکشی کے بڑے اسباب یہی ہیں اگر ہندو صاحبان مسلمانوں سے خواہ مخواہ دست و گریباں ہونے کی بجائے ان اسباب کے ازالہ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور ساتھ ہی اس تجویز کو مان لیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش فرما چکے ہیں۔ تو وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں گئوکشی ختم ہو جائے۔ اور ہندو بڑے فخر کے ساتھ کہہ سکیں کہ انہوں نے حفاظت گائے کے سوال کو عملی طور پر ہمیشہ کیلئے حل کر دیا

صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی دعوتِ ولیمہ

قادیان ۱۱ دسمبر۔ آج ۷ بجے شام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے اپنے دوسرے صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کے ولیمہ کی دعوت نہائت وسیع پیمانہ پر دی۔ جسکا انتظام مدرسہ احمدیہ اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے وسیع صحن میں کیا گیا تھا۔ دعوت میں شامل ہونے والوں کے لئے جن میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ تھے علیحدہ علیحدہ بلاک بنائے گئے تھے۔ جہاں ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ برتن رکھے گئے تھے۔ اور ہر بلاک میں کھانا کھلانے والے علیحدہ علیحدہ مقرر تھے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تشریف لانے پر کھانا شروع کیا گیا۔ کھانا کھلانے والوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے نونہال اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بھی شریک تھے۔ تقریباً پانچ سو مردوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ اور اڑھائی سو کے قریب خواتین کو بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے مدعو کیا ہوا تھا۔ بہت سے مقامی غیر مسلم اصحاب بھی مدعو تھے۔ جن کے کھانے کا الگ انتظام تھا۔ پنڈت گرپرشاد شاد صاحب نے اس موقعہ پر اپنی مختصر سی نظم بھی سنائی۔

کھانا کھانے کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور پھر غیر مسلم اصحاب کو مصافحہ کرنے کا موقعہ دیا۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے دعوتِ ولیمہ نہائت عمدگی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔

پانچواں نفلی روزہ اور احبابِ جماعت

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ماہ شوال میں نفلی روزے رکھنے اور دعائیں کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے خاص طور پر یہ ہدائت فرمائی ہے کہ "دوست خصوصیت سے تہجد کے لئے اٹھا کریں۔ اور خصوصیت سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سلسلہ کی مشکلات کو خواہ وہ رعایا کی طرف سے ہوں خواہ حکومت کی طرف سے۔ اور خواہ دوسری حکومتوں کی طرف سے ہوں دور فرمائے۔ اور سلسلہ کی عظمت کو قائم کرے۔ اور اسے ترقی عطا فرمائے"

پس اس سلسلہ میں پانچواں روزہ جو انشاء اللہ ۱۳ نبوت بروز جمعرات رکھا جائے گا۔ اس دن تہجد کی نماز میں خاص طور پر دعائیں کی جائیں ؂

یوم پیشوایانِ مذاہب

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال یوم پیشوایان مذاہب منانے کے لئے مورخہ ۷ فتح سنہ ۱۳۲۰ ہش مطابق ۷ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کا دن مقرر ہوا ہے۔ یہ دن بیادگار اشتہار بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مورخہ یکم فتح دسمبر سنہ ۱۲۶۷ ہش / سنہ ۱۸۸۸ء مقرر کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ تمام جماعت ہائے احمدیہ اس دن کو منانے کے لئے حسب سابق جلسے منعقد کریں گی۔ اور غیر مذاہب کے اہل علم اصحاب سے تقاریر کرانے اور جلسہ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گی۔ اس موقعہ کے لئے مناسب لٹریچر اور ٹریکٹ سیکرٹری صاحبان نشرواشاعت کو روانہ کئے جائیں گے۔

مہتمم نشرواشاعت

غیر مبایعین کے لئے لٹریچر کے متعلق ضروری اعلان

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے غیر مبایعین کے متعلق مسلسل ٹریکٹوں اور اشتہارات کی اشاعت ہو رہی ہے۔ اس وقت تک حسب ذیل اشتہارات شائع ہو چکے ہیں (۱) فیصلہ کے چار طریق (۲) ہمارے عقائد (۳) لاہوری پارٹی کا آخری اور تازہ فتوے (۴) لو فیصلہ ہو گیا (۵) جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا عدالت میں حلفیہ بیان (۶) مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں پر اتمام حجت (۷) مولوی محمد علی صاحب کی افسوسناک غلط بیانی (۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدعی نبوت ہونے پر مولوی محمد علی صاحب کا بیان (۹) مولوی محمد علی صاحب اور ان کی پارٹی کے سابقہ عقائد (۱۰) کلمہ گوؤں کے متعلق مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا فتوے (۱۱) مولوی محمد علی صاحب اور ان کی پارٹی پر انتہائی اتمام حجت (۱۲) خاتم النبیین کے پکے معنی۔ اکابر غیر مبایعین کے بیانات (۱۳) پٹیالوی معترض کے مکتوب کا جواب

یہ ٹریکٹ جماعتوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ آخر الذکر چار ٹریکٹ ان دنوں بھیجے جا رہے ہیں۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جن مقامات پر ہماری طرف سے اشتہارات نہ پہونچے ہوں۔ اور وہاں کے غیر مبایعین کے لئے ٹریکٹوں اور اشتہارات وغیرہ کی ضرورت ہو۔ تو دوست خط لکھ کر اشتہار منگوا لیں۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ غیر مبایعین اپنے بعض اشتہارات باہر بعض جگہ تقسیم کر دیتے ہیں۔ لیکن مرکز میں ان کا کوئی نسخہ نہیں پہونچتا۔ چنانچہ ان کے بعض اشتہاروں کا ہمیں کافی دیر کے بعد علم ہوا ہے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ غیر مبایعین کا جو بھی اشتہار دیکھیں۔ اس کی ایک دو کاپیاں ضرور دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں فوراً بھجوا دیا کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

"الفضل" کا نمبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمبر

یوم پیشوایان مذاہب پر "الفضل" کا سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمبر انشاء اللہ شائع ہو گا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مضامین درج کئے جائیں گے۔ سلسلہ کے اہل قلم اصحاب سے گزارش ہے کہ بہت جلد مضامین نثر یا نظم میں ارسال کر کے ثوابِ عظیم حاصل کریں۔ وقت چونکہ بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے جس قدر جلد مضامین ارسال کئے جائیں گے۔ اسی قدر زیادہ باعث شکریہ ہو گا ؂

عیسائیوں نے شدید مظالم کا نشانہ بننے کے بعد خود بھی ظلم کئے

مسیحیت کی نامکمل تعلیم کا ذکر ایک گزشتہ پرچہ میں کر کے دکھایا جا چکا ہے۔ کہ عیسائیوں نے مختلف مواقع پر مختلف رنگوں میں عمل کیا ہے۔ ان کے سامنے چونکہ کوئی ایسا ضابطہ موجود نہ تھا جس سے وہ ہر پیش آمدہ موقعہ کے مطابق راہ نمائی حاصل کر سکتے۔ اس لئے برسر اقتدار لوگ جس طرح چاہتے کرتے رہے۔ اور ایک وقت تک تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ طاقت آجانے کے باوجود انہوں نے نہایت ہولناک مظالم کو نہایت خاموشی اور صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ سنہ ۱۹۶۴ء میں یونان - روم و فلسطین میں عیسائیوں کی تعداد بہت کافی تھی۔ لیکن نیرو کے حکم سے ہر وہ شخص جس نے مسیحی ہونے کا اقرار کیا۔ گرفتار کر لیا گیا۔ کئی زندہ جلا دیئے گئے۔ اور کئی صلیب پر لٹکائے گئے۔ کئی بے چاروں کو کتوں سے پھڑوا دیا گیا۔ بہت سے عیسائی بچوں اور عورتوں کو روم کے اکھاڑوں میں وحشیانہ کھیل کا تختہ مشق بنایا گیا۔ سنہ ۷۰ء میں Titus کی قیادت میں بیت المقدس پر چڑھائی کی گئی۔ اور ۹۷ ہزار عیسائی گرفتار کر کے غلام بنائے گئے۔ جن میں سے گیارہ ہزار بھوکے مار دیئے گئے۔ ان میں سے ہزاروں کو جنگلی جانوروں کا لقمہ بنا دیا گیا (Early days of Christianity P. 488-89)

نیرو کے بعد مارکوس - آریلیوس سیپٹموس سیوروس - ڈیسیوس اور والیریان نے عیسائیت کو کچلنے کے لئے پورا زور مارا۔ اور عیسائیوں پر ایسے ایسے مظالم روا رکھے جن کے ذکر سے بھی بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ ان کے بعد ڈایو کلیشیان نے تو ان پر ظلم و ستم کو انتہا تک پہونچا دیا۔ کلیساؤں کی مسماری کا عام حکم اس نے دے دیا تھا۔ اس کے حکم کے مطابق انجیلیں جلا دی گئیں۔ نیکومیڈیا کا مرکزی کلیسا بھی اس نے ڈھا کر پیوند زمین کر دیا۔ اور اس کے اندر مذہبی کتب کے جو ذخائر تھے۔ سب تلف کر دیئے گئے۔ اس کے زمانہ میں جو شخص مسیحیت پر قائم رہنے پر مصر ہوتا۔ اس کی سزا قتل تھی۔ اور قتل بھی شدید سفاکی کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ ایسے لوگوں کے بدن زخمی کر کے ان پر سرکہ اور نمک مل دیا جاتا۔ اور پھر اس طرح ایذا رسانی کے لئے ان کے جسم کی ایک ایک بوٹی کاٹی جاتی۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ عیسائیوں کو کلیساؤں میں بند کر کے آگ لگا دی جاتی تھی۔ دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹا دیا جاتا۔ اور اس طرح ان کے تڑپنے کا تماشا دیکھا جاتا تھا۔ پھر ان کے بدن میں لوہے کے کانٹے چبھوئے جاتے تھے۔

(Constantine the great by Reucutts P. 55-60)

یہ وہ زمانہ تھا۔ جب عیسائیوں کو کچھ نہ کچھ قوت حاصل ہو چکی تھی۔ اور وہ بہت سے ملکوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ سلطنت میں بھی چھوٹے موٹے عہدے ان کو حاصل تھے۔ مگر اس کے باوجود عیسائیوں نے ان تمام ظلموں کو برداشت کیا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی اس تعلیم پر کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے۔ تو دوسرا بھی اس کے آگے کر دو۔ عمل کرتے رہے۔ شام مصر - عراق - فلسطین - افریقہ - سپین سسلی - اٹلی - اور ایشیائے کوچک جیسے ممالک میں عیسائی پائے جاتے تھے۔ لیکن تاریخ سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ انہوں نے کسی ایک جگہ بھی ان مظالم کے خلاف احتجاج کیا۔ یا ان کا سلسلہ بند کرانے کے لئے تلوار سے نہ سہی۔ کسی اور رنگ میں ہی اونے سی مزاحمت بھی کی ہو۔ لیکن اس کے بعد ایک دوسرا دور آیا۔ یعنی جب قسطنطین اعظم نے عیسائیت قبول کر لی۔ اس طرح جب عملی طور پر حکومت کا مذہب عیسائی ہو گیا۔ تو پھر عیسائیوں نے بھی دوسروں پر شدید ظلم کئے۔ شاہ مذکور کے زمانہ میں اس کی سلطنت کی نصف آبادی بت پرستوں پر مشتمل تھی۔ مگر اس نے ان کے مندروں کے دروازے اور چھتیں گرا دیں۔ بتوں پر سے زیورات۔ اور کپڑے اتروا لئے۔ اور انہیں مندروں سے باہر پھینکوا دیا۔

(Cutts Constantine the great P. 278.)

رفتہ رفتہ نوبت بایں جا رسید کہ دیوتاؤں کی پرستش کو شدید۔ اور قابل نفرت جرم قرار دے دیا گیا۔ بتوں کی پوجا کرنا ان پر نذر نیاز چڑھانا اور ان کے لئے قربانیاں دینا سب کچھ قانوناً ممنوع قرار دے دیا گیا۔ اور ان کے لئے سنگین سزائیں تجویز کی گئیں۔ شاہ تھیوڈوسیوس نے حکم دے دیا۔ کہ ہر قسم کی غیر مسیحی عبادت خواہ وہ علانیہ کی جائے۔ خواہ گھروں میں چھپ چھپا کر۔ حکومت کے خلاف بغاوت کے مترادف ہے۔ اور اس کی سزا موت ہے۔ اس نے مندروں کو منہدم کرنے اور ان کی جاگیریں ضبط کرنے کا حکم دے دیا۔ گال کے صوبہ میں تو اس کے بشپ نے پادریوں کی ایک فوج لے کر تمام معابد۔ بت۔ حتیٰ کہ مقدس سمجھے جانے والے درخت بھی نیست و نابود کر دیئے۔ شام میں عیسائی پیشوا مارسیلوس نے جوپیٹر کے عظیم الشان مندر کو پیوند خاک کر دیا۔ مصر کے آرچ بشپ تھیوفیلوس نے سکندریہ میں سیراپیس کے مندر کو جو یونانی فن تعمیر کا بہترین نمونہ تھا گرا دیا۔ اور اس کے کتب خانہ کو جو علوم و فنون کا بہترین ذخیرہ تھا۔ نذر آتش کر دیا۔ سب سے بڑے بت کے ٹکڑے کر کے اسے سکندریہ کی گلیوں اور بازاروں میں گھسٹوایا۔ اور آخر میں لوگوں کو جمع کر کے اسے آگ لگا دی۔ پادریوں کے گروہ ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھرتے رہتے تھے۔ اور اسی طرح چاروں طرف تباہی و بربادی پھیلاتے جاتے تھے (ملاحظہ ہو گبن کی تاریخ زوال و سقوط سلطنت روم باب ۲۸)

پاپایان روم کے ماتحت ایک خاص قسم کی مذہبی عدالتیں قائم کی گئی تھیں۔ جن کو "انکوئزیشن" (inquisition) کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ان عدالتوں کے سامنے جو قانون تھا۔ وہ ایسا ظالمانہ تھا۔ کہ جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ مسیحیت کے سوا کوئی اور مذہب رکھنے یا کوئی ایسا فعل کرنے کی جو مسیحیت میں جائز نہ ہو۔ مثلاً تعدد ازدواج وغیرہ سزا۔ انسانوں کو زندہ جلا دینا۔ زبان کاٹ ڈالنا وغیرہ تھی۔ صرف سپین کی اس مذہبی عدالت کے حکم سے تین لاکھ چالیس ہزار غیر عیسائی مختلف طریقوں سے قتل کئے گئے۔ جن میں سے ۳۲ ہزار کو جلا دیا گیا۔ میکسیکو سسلی - سارڈینیا - مالٹا - نیپلز - میلان فلینڈرس وغیرہ علاقوں کی مذہبی عدالتوں نے غیر مسیحی عقائد رکھنے کے جرم میں جن لوگوں کو ہلاک کرایا۔ ان کی تعداد کا کم سے کم اندازہ ڈیڑھ لاکھ کیا جاتا ہے۔

(Ency clopaedia Brittanica. (inquisition

گویا یہ تصویر کا دوسرا رُخ تھا۔

ساتواں سال ختم ہونے سے پہلے اپنا وعدہ پورا کریں

تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے والے مجاہدین اس غلط فہمی میں نہ رہیں۔ کہ سال ہفتم کے وعدے پورے کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر تھی۔ جو گزر چکی ہے۔ بلکہ سال ہفتم کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء ہے۔ پس تحریک جدید کا ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۰ نومبر کی شام تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ "ایسا نہ ہو۔ کہ منزل ختم ہو جائے اور تمہارے لئے حسرت کے سوا کچھ باقی نہ رہے"

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

"تفسیر کبیر" پر مولوی ثناء اللہ صاحب کی بے جا نکتہ چینی

دوسرا اعتراض

مولوی ثناء اللہ صاحب نے لفظ تحت کی لغوی تشریح پر دوسرا اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ تحت اور اسفل میں فرق بتانے کے بعد جو اس سے اگلی سطور میں تحت کی تشریح کی گئی ہے۔ اس میں سقم ہے۔ کیونکہ عبارت کے الفاظ یہ ہیں۔ "اسفل کا لفظ تحت کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے۔ نیز یہ لفظ رذیل اور ماتحت لوگوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ لا تقوم الساعۃ حتیٰ یظھر التحوت" یعنی اس عبارت میں نیز یہ کا اشارہ قواعد اردو کی رو سے اسفل کی طرف راجع ہوتا ہے۔ کیونکہ قریب ترین لفظ اسفل ہے۔ اور اگلی حدیث کا قرینہ بتاتا ہے۔ کہ لفظ "یہ" سے مراد تحت لیا گیا ہے۔ جو کسی طرح مراد نہیں لیا جا سکتا۔ کیونکہ ایسے مواقع پر ظاہر لفظ ہونا چاہیئے تھا نہ کہ اشارہ۔ پس عبارت میں سقم ہے۔

پہلا جواب

مولوی صاحب کا چونکہ دعوے ہے۔ کہ وہ جید عالم ہیں۔ اس لئے ان سے توقع کی جا سکتی تھی۔ کہ وہ کوئی علمی اعتراض کریں گے۔ لیکن ایسے اعتراضات کی گنجائش نہ پا کر وہ ایسی غلطیاں نکالنے کی طرف آ گئے۔ جو اکثر کتاب کے طبع ہوتے وقت تنگیٔ وقت کی وجہ سے پروف ریڈروں سے پروف میں رہ جاتی ہیں۔ اگر ایسی باتیں مصنف کی غلطیاں شمار ہو سکتی ہیں۔ اور ان پر مؤاخذہ کیا جا سکتا ہے۔ تو مولوی صاحب کے لئے بھی کوئی جائے پناہ نہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے رسالہ "بطش قدیر" کے صفحہ ۱۹ پر قرآن مجید کی ایک آیت کے ایک لفظ کو جو اصل میں رَحِمَ ہے بگاڑ کر رَحِمَہٗ لکھا ہے یعنی اِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّکَ کی بجائے اِلَّا مَنْ رَحِمَہٗ رَبُّکَ کے الفاظ ہیں ایسی غلطیاں ہمارے نزدیک تو نظر انداز کر دی جاتی ہیں۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب ایسی غلطیاں مصنف کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو تیار رہنا چاہیئے کیونکہ ان کے بھائی بند قرآن مجید کے الفاظ بگاڑنے پر کفر کا فتوےٰ لگا دیا کرتے ہیں۔ اس عبارت میں بھی جس عبارت پر مولوی صاحب نے اعتراض کیا ہے پروف ریڈر سے ایک لفظ چھوٹ گیا ہے۔ در حقیقت "نیز یہ لفظ تحت" کے الفاظ تھے تحت کا لفظ باوجود احتیاط کے رہ گیا۔

دوسرا جواب

اردو کی ایسی غلطیاں نکالنے کا اس شخص کو حق ہے۔ جسے یہ یقین ہو۔ کہ وہ اردو کا خوب ماہر ہے۔ اور اس کی تصانیف اردو کی غلطیوں سے مبرّا ہیں۔ لیکن مولوی صاحب جیسا شخص جو اردو میں یتیم ہو۔ اسے تو ایسے اعتراضات سے اعراض ہی مناسب ہے۔ مولوی صاحب کی اردو نویسی کی ایک مثال ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ آپ تفسیر ثنائی جلد ۴ میں ایک آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "کیا جو کوئی اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہو۔ اور اس کے نفس سے ایک شاہد بھی ہو۔ اور اس سے پہلے موسےٰ کی کتاب جو امام اور رحمت تھی تائید بھی کرتی ہو۔ حقیقۃً قرآن پر انہی کو ایمان ہے" مذکورہ بالا عبارت میں مولوی صاحب نے "انہی" کا مرجع "جو کوئی" قرار دیا ہے۔ گویا فقرہ یوں ہو گا۔ کہ "جو کوئی اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہو۔ حقیقۃً قرآن پر انہی کو ایمان ہے۔" اور یہ ایسا فقرہ ہے جسے معمولی اردو دان بھی سننا گوارا نہیں کر سکتا کیونکہ عام قاعدہ اردو کے لحاظ سے یہ اس کے مطابق نہیں۔ اس لئے کہ اگر پہلے فعل مفرد تھا تو بعد میں ضمیر کو بھی مفرد ہی رکھنا چاہیئے تھا۔ اور اگر بعد میں جمع رکھنا تھا تو پہلے بھی جمع رکھنا چاہیئے تھا۔ پس ایسا عالم جسے ابھی خود اردو سیکھنے کی ضرورت ہے۔ وہ کیسے اردو عبارت کے سقم ظاہر کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔

تیسرا اعتراض

مولوی صاحب نے تیسرا اعتراض لفظ تحت کی لغوی تشریح پر یہ کیا ہے۔ کہ اس عبارت میں جو فقرہ عربی لا تقوم الساعۃ حتیٰ یظھر التحوت لفظ تحت کے معنی کے استنباط کے لئے لایا گیا ہے۔ اس میں لفظ التحوت معلوم نہیں کیا چیز ہے۔ غالباً مولف (تفسیر کبیر) نے تحت کا مصدر بنایا ہے۔ اور یہ مصدر کی شکل غلط ہے۔ اور اگر تحوت بروزن فُعُول ہے۔ یعنی تحت کی جمع تحوت بنائی گئی ہے۔ تو اس لفظ کا استعمال دکھانا چاہیئے۔

پہلا جواب

مولوی صاحب اعتراضات کرنے کے جوش میں تحت کی لغوی تشریح پر پہلا اعتراض کرتے ہوئے یہ بھول گئے۔ کہ یہ تشریح امام راغب کی ہے۔ اس لئے اسے مولف تفسیر کبیر کی تشریح سمجھتے ہوئے اعتراض کر دیا۔ حالانکہ ان کا اعتراض علامہ راغب پر پڑتا تھا۔ اب مولوی صاحب نے اور زیادہ اقدام کیا۔ اور یہ بھول گئے کہ لغوی تشریح میں جو لا تقوم الساعۃ حتیٰ یظھر التحوت کا فقرہ ہے وہ کس کا ہے حالانکہ اس عبارت میں واضح طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ یہ حدیث نبوی ہے۔ اور علامہ راغب نے اس سے استنباط معنی کرتے ہوئے اسے اپنی لغت میں لکھا ہے۔ پس اب مولوی صاحب نے اس حدیث پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ التحوت کے لفظ میں غرابت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ قلیل الاستعمال ہے۔ اور پھر اسے مصدر فرض کر کے غلط قرار دیدیا ہے۔ حالانکہ وہ تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ انکو التحوت کے معنوں کا پتہ نہیں چلا۔ ایسے وقت میں انکا خاموش رہنا ہی مناسب تھا۔ لیکن اس بات کے خوف سے کہ لوگ طعنہ زنی کرینگے۔ کہ اہلحدیث کے لیڈر کہلانے کے باوجود ایک حدیث کے معنی سمجھنے سے قاصر ہے فوراً اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی۔ یہ خیال کرنا کہ ممکن ہے مولوی صاحب کو غلطی لگ گئی ہو۔ اور انہوں نے اس فقرہ کو مولف تفسیر کبیر کا فقرہ سمجھ کر اعتراض کیا ہو۔ کسی طرح ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ (ا) لغوی تشریح میں اپنا وضع کردہ عربی فقرہ بطور استنباط کے نہیں لایا جا سکتا۔ (ب) حدیث نبوی کے الفاظ اس ٹکڑہ کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں۔ (ج) خود مولوی صاحب نے اس اعتراض سے اگلے اعتراض میں اسے حدیث قرار دیکر اس کا حوالہ طلب کیا ہے۔ پس مولوی صاحب نے ہر دو اعتراض جان بوجھ کر کئے ہیں۔ اور آیت انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کا خیال نہیں رکھا۔ پس زبان سے اہلحدیث ہونے کا دعوےٰ کرنا اور عملاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک سے اتنی بے اعتنائی سوائے مولوی صاحب کے کسی اور سے ممکن نہیں۔

دوسرا جواب

اب میں مولوی صاحب کے ہر دو اعتراضات کا جواب عرض کرتا ہوں۔ تا انہیں معلوم ہو کہ انہوں نے کہاں کہاں ٹھوکر کھائی ہے۔ (ا) یہ لفظ التحوت ہے اور بروزن تفعّل مثل تفوّق مصدر نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی اسے مصدر فرض کر سکتا ہے۔ بلکہ اس کا مصدر فرض کرنا بھی جہالت کی دلیل تصور ہو گا۔ کیونکہ ایک معمولی طالب علم بھی اس بات کو جانتا ہے۔ کہ اگر تفعّل کے وزن پر تحت سے مصدر بنایا جائے تو "تحت" مصدر بنے گا نہ کہ "التحوت" کیونکہ تفعّل میں تاء زائدہ ہے۔ اور ع اصلی ہے جسے ڈبل کر دیا گیا ہے۔ لہذا التحوت میں بھی واؤ اصلی ہونی چاہیئے۔ حالانکہ لفظ تحت میں واؤ موجود ہی نہیں۔ ہاں اگر التحوت مصدر تسلیم کیا جائے تو اس کا مادہ حوت ہو گا نہ کہ تحت جو کہ زیر بحث نہیں۔ اور مادہ "حوت" کے اعتبار سے التحوت کے معنی کسی چیز کے ارد گرد چکر لگانے کے ہونگے نہ کہ نچلی حالت کے پس التحوت تحت کا کسی طرح مصدر نہیں بن سکتا (ب) لفظ تحت ظرف ہے اور اسکی جمع تحوت ہے۔ اس پر الف لام داخل کر کے اسکو اسم بنایا گیا ہے۔ چنانچہ ہر لغت کی کتاب میں یہ لفظ موجود ہے۔ اقرب الموارد میں ہے التحوت الارذال السفلۃ کہ التحوت کے معنی غریب مزدور، رذیل اور ماتحت لوگوں کے ہیں۔ اور انکا استعمال تو صاف اس حدیث سے ظاہر ہے۔ جس کو امام راغب نے اور دوسرے لغت کے ائمہ نے اپنی مختلف کتب میں لکھا ہے۔ علاوہ ازیں دوسرے الفاظ میں بھی یہ حدیث مروی ہے۔ جس سے لفظ التحوت کے استعمال کا پتہ معلوم ہوتا ہے چنانچہ مجمع البحار میں ہے لا تقوم الساعۃ حتی یعلو التحوت الوعول یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ نشانی ہے۔ کہ غربا لوگ مزدوروں پر غالب آ جائیں گے پس مولوی صاحب کے دونوں سوالات حل ہو گئے یعنی التحوت اسم ہے جسکے معنی غرباء اور مزدور لوگوں کے ہیں۔ اسکا استعمال بھی معلوم ہو گیا۔

خاکسار نور الحق واقف تحریک جدید

آنریبل چوہدری سر محمد ظفراللہ خانصاحب کی کوٹھی پر چوہدری انور احمد خانصاحب کے نکاح کی تقریب

۹ ؍تاریخ ساڑھے چار بجے شام آنریبل چوہدری سر محمد ظفراللہ خانصاحب نے اپنی کوٹھی ۸ پارک روڈ نئی دہلی میں اپنے عزیز چوہدری انور احمد خانصاحب پرسنل اسسٹنٹ آنریبل سر سلطان احمد صاحب لاء ممبر حکومت ہند کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس تقریب میں جناب چوہدری صاحب نے ڈیڑھ سو کے قریب معززین دہلی کو مدعو کیا ہوا تھا۔ آنریبل سر سلطان احمد صاحب آنریبل سر راما سوامی مدلیار۔ آنریبل ممبر اپنے ممبران حکومت ہند۔ مسٹر لیاقت حیات خان صاحب مسٹر حسان صاحب سہروردی دیگر عہدیداران حکومت ہند اور ممبران جماعت احمدیہ بھی شریک تھے خطبہ نکاح پڑھتے ہوئے آنریبل چوہدری صاحب نے فرمایا۔ نکاح کی آیات مسنونہ کی تلاوت سے آپکو علم ہوگیا ہوگا۔ کہ اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کرنے والا ہوں۔ چوہدری انور احمد صاحب خلف چوہدری بشیر احمد کنٹرولر آف سپلائز پنجاب کا نکاح امینہ بیگم بنت چوہدری نذیر احمد صاحب (چوہدری بشیر احمد صاحب کے ماموں) سے ایکہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔ اسی وقت قادیان میں بھی سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنی ایک صاحبزادی کی تقریب رخصتانہ عمل میں لائیں گے۔ جماعت کے احباب دعا میں جو آخر میں کی جائیگی حضور کی صاحبزادی کیلئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ دونوں شادیوں کو بابرکت بنائے۔

جناب چوہدری صاحب نے خطبہ نکاح میں فرمایا۔ اسلام نے رہبانیت سے روکا ہے لا رہبانیۃ فی الاسلام۔ اسلام میں رہبانیت جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں النکاح من سنتی۔ سوائے جائز مجبوریوں کے مثلاً کسی کے قویٰ اس قابل نہ ہوں۔ اسلام نے نکاح کو نہ صرف جائز رکھا ہے۔ بلکہ اس کا حکم دیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے انسان کو قویٰ اور اعلیٰ طاقتیں دی ہیں۔ اور جائز طور پر شریعت کی حدود میں رہ کر انہیں استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کا منشا یہ ہوتا کہ اسکی ودیعت کی ہوئی طاقتوں کو دبایا جائے تو وہ ان طاقتوں کو پیدا ہی کیوں کرتا۔ جو شخص ان طاقتوں کو بیکار بناتا ہے۔ یا ان کو بیکار بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ احکام فطرت اور احکام الٰہی کی نافرمانی کرتا ہے۔ فطرت اس سے ضرور انتقام لے گی۔ اور وہ سخت خلاف ورزی احکام فطرت کی سزا بھگتیگا۔ شائد کوئی کہے۔ جن لوگوں نے اعلیٰ مراتب اور درجات حاصل کرنے ہوں۔ انکے لئے رہبانیت ضروری ہے۔ دوسرے بے شک شادی کریں۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اسطرح اعلیٰ نسل انسانی منقطع ہو جائیگی۔ اور ادنیٰ طبقہ کی نسل جو اعلیٰ قویٰ سے محروم ہوگی دنیا میں رہ جائیگی۔ حالانکہ خدا نے انسان کو احسن تقویم پیدا کیا ہے۔ اور اعلیٰ ترین مقاصد اس کے مد نظر رکھے ہیں۔ جو لوگ رہبانیت کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ شادی کے خلاف یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں۔ کہ شادی کرنا عیاشی میں داخل ہے۔ حالانکہ اسلام نے شادی کی جو شرائط بتائی ہیں۔ ان سے ثابت ہے کہ یہ بڑی ذمہ واری کا کام ہے۔ اسلام کہتا ہے تمہاری بیویاں تمہارا لباس ہیں۔ اور تم ان کا لباس ہو۔ جس طرح لباس جسم کے عیوب ڈھانپ دیتا ہے۔ تم بھی اپنی بیویوں کیلئے حصار بن جاؤ۔ اسی طرح اچھی بیوی وہ ہے۔ جو اپنے اعمال اور افعال سے اپنے آپکو ایسا بنا دے کہ خاوند کے سب عیوب ڈھک جائیں۔ اس کے خلاف اگر کوئی شخص احکام اسلام کو شادی کے معاملہ میں مد نظر نہیں رکھیگا۔ بلکہ عیاشی اور نفس پرستی کے جذبہ کے ماتحت شادی کریگا۔ تو وہ کئی قسم کے ناجائز افعال کا مرتکب ہوگا۔ اس طرح اس کی بیوی بچے اسے جنت میں لے جانے کی بجائے اسے جہنم میں دھکیل دیں گے۔ ✻

واقعہ ڈلہوزی کے متعلق لکھنؤ کے "اودھ اخبار" کا اظہار رائے

ڈلہوزی کے نہایت ہی رنج افزا واقعہ کے متعلق اس وقت تک کئی ایک پنجاب اور یو۔پی کے ہندو مسلمان معزز اخبارات اظہار رائے کر چکے ہیں۔ اب لکھنؤ کے ایک کہن سال اور معزز "اودھ اخبار" نے اپنے ۳۰؍اکتوبر ۱۹۴۱ء کے پرچہ میں جو نوٹ لکھا ہے۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"ابھی چند روز ہوئے۔ کہ ڈلہوزی میں ایک ایسا ناگوار واقعہ پیش آیا جس پر مختلف اخباروں نے احتجاجی مقالے لکھے اور حکومت پنجاب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ ایسے واقعہ کے متعلق پوری تحقیقات کرے۔ اور اگر یہ واقعہ صحیح ہو تو اس کی تلافی کرے۔ اسی سلسلہ میں واقعہ کی تفصیل پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا تھا۔ کہ گذشتہ ستمبر کی کسی تاریخ کو جبکہ ڈلہوزی میں امام جماعت احمدیہ مقیم تھے۔ ایک چٹھی رساں نے ایک پیکٹ امام جماعت احمدیہ کے صاحبزادے خلیل احمد صاحب کے نام تقسیم کیا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ یہ پیکٹ بے رنگ تھا۔ اور اس کے پہلے وصول کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چٹھی رساں نے صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سے اصرار کیا کہ وہ اس پیکٹ کو لے لیں۔ بہرحال انہوں نے اس پیکٹ کو وصول کر لیا۔ اور اس کے فوراً ہی بعد صاحبزادہ موصوف اپنے والد صاحب کے پاس پہنچے۔ اور پیکٹ حوالہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس پیکٹ میں کوئی باغیانہ لٹریچر ہے۔ چنانچہ امام جماعت احمدیہ نے بھی چونکہ پیکٹ ڈھیلا تھا۔ اس کا لٹریچر نکال کر ملاحظہ کیا۔ تو یہ بات صحیح معلوم ہوئی۔ کہ اصل میں کسی انقلابی جماعت کی طرف سے یہ لٹریچر نوجوانوں کے نام روانہ کیا گیا تھا۔ امام جماعت احمدیہ نے فوراً ہی پرائیویٹ سکرٹری کو بلا کر اس بات کی ہدایت کی کہ وہ اس خبر کو گورنر صاحب پنجاب کو روانہ کر دیں۔ کہ ایسا لٹریچر پیکٹ میں کسی نے شرارتاً ان کے لڑکے کے پاس روانہ کیا ہے۔ ممکن ہے اور نوجوانوں کو بھی بھیجا گیا ہو۔ اس لئے اس کے متعلق فوری کارروائی کی جائے۔ ظاہر ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ کا یہ فعل بربنائے خلوص ہی تھا۔ لیکن ابھی یہ ہدایات دی ہی جا رہی تھیں۔ کہ فوراً پولیس کی ایک جماعت بھی امام جماعت احمدیہ کی کوٹھی میں پہنچ گئی۔ اور اس پیکٹ کے متعلق تحقیقات شروع کر دی۔ اس پیکٹ کو بھی چھین لیا اور مکان کے اس ڈرائنگ روم میں داخل ہو گئی۔ جہاں خود امام جماعت احمدیہ کی نشستگاہ تھی۔ اور وہاں پولیس کی جماعت نے نہایت توہین آمیز طریقہ اختیار کیا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اصل واقعات کیا ہیں۔ لیکن اگر یہ واقعہ صحیح ہو سکتا ہے۔ تو ہمیں پنجاب پولیس کے اس رویہ پر سخت افسوس اور تکلیف ہے کہ اس نے ایک جماعت کے پیشوا اور رہنما کے ساتھ نہایت توہین آمیز رویہ اختیار کر کے اس جماعت کے وفادارانہ جذبات کو ٹھیس لگائی۔ جماعت احمدیہ کے متعلق یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ اس جماعت کے پیشوا سے لے کر افراد تک جن کی تعداد ہندوستان اور بیرون ہند میں لاکھوں تک ہے۔ برطانوی حکومت کیساتھ کسقدر وفادارانہ وابستگی رکھتے ہیں۔ دنیا میں ہزاروں قسم کی سیاسی اور غیر سیاسی تحریکات شروع ہوتی ہیں۔ اور ختم ہو جاتی ہیں۔ ہزاروں تحریکات ایسی ہوتی ہیں جن کا براہ راست اثر حکومت پر بھی پڑتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی۔ جس سے یہ اندازہ ہو۔ کہ اس نے کسی ایسی تحریک میں حصہ لیا ہو۔ جو حکومت کی مخالفت میں پیش کی جا سکے۔ بلکہ یہ جماعت ہمیشہ حکومت کی ایک زبردست وفادار جماعت رہی ہے۔ ایسی وفادار کہ جس کی کوئی مثال نہیں پیش کی جا سکتی۔ پھر اس جماعت کے قائد کے ساتھ یہ توہین آمیز رویہ ناجائز اور غیر قانونی جیسا کہ مختلف اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے یہ طریقہ اختیار کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ اور ہم پولیس کے ایسے ناروا طریقہ پر اظہار رنج کئے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔ حکومت پنجاب کو

✻ آخر میں جناب چوہدری صاحب نے مجمع سمیت سیدنا حضرت امیرالمومنین کی صاحبزادی اور اس نکاح کے لئے جس کا آپ نے خطبہ پڑھا دعا کی اور یہ تقریب ختم ہوئی

مسئلہ خلافت کی تلقین کیلئے ہفتہ منانے کی تجویز

تمام مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ توجہ فرمائیں

جیساکہ اخبار الفضل مورخہ ۱۶ ر اکتوبر ۱۹۴۱ء ۲۳۴ جلد ۲۹ میں احباب کرام نے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک کے ماتحت ماہ ہجرت کے آخر میں مسئلہ نبوت کی تعلیم و تلقین کا ہفتہ منعقد کر چکی ہیں۔ سابقہ تجربہ شاہد ہے۔ کہ یہ تحریک جماعت کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر سال ایسے دو ہفتے منعقد کئے جائیں۔ دوسرا ہفتہ تعلیم و تلقین انشاء اللہ ۲۳ تا ۲۹ ر نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۳ تا ۲۹ ر نبوت ۱۳۲۰ھ منایا جائے گا۔ اور امتحان ۷ ر دسمبر مطابق ۷ ر فتح کو لیا جائے گا۔

ذمہ وار عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اس ہفتہ میں "مسئلہ خلافت" کی تعلیم و تلقین کا خاطر خواہ صورت میں انتظام کریں۔ اس ہفتہ میں تمام خدام و انصار اللہ کو اپنے اپنے حلقہ میں روزانہ ایک گھنٹہ کے لئے بالالتزام جلسہ کرنا چاہیئے اس جلسہ میں تقریر کرنے والے دوست "مسئلہ خلافت" کے مختلف حصوں پر مندرجہ ذیل ترتیب کے ساتھ تقریریں کریں:۔

پہلا دن بروز ہفتہ مورخہ ۲۳ ر نبوت ۱۳۲۰ھ خلافت کی حقیقت (یعنی خلافت اور ڈکٹیٹر شپ خلافت اور ملوکیت اور خلافت اور جمہوریت میں ما بہ الامتیاز)

دوسرا دن بروز اتوار مورخہ ۲۴ ر نبوت ۱۳۲۰ھ ضرورت خلافت۔

تیسرا دن بروز پیر مورخہ ۲۵ ر نبوت ۱۳۲۰ھ قرآن کریم کی آیات۔ احادیث اور خلفائے راشدین و ائمہ کے اقوال دربارۂ خلافت۔

چوتھا دن بروز منگل ۲۶ ر نبوت ۱۳۲۰ھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات دربارۂ خلافت و خصوصاً خلافت احمدیہ۔

پانچواں دن بروز بدھ ۲۷ ر نبوت ۱۳۲۰ھ۔ خلافت کے متعلق غیر مبائعین کے اعتراضات کے جواب اور انجمن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی تشریح۔

چھٹا دن بروز جمعرات ۲۸ ر نبوت ۱۳۲۰ھ۔ برکات خلافت تاریخی شواہد سے۔

ساتویں دن گذشتہ چھ اسباق کو دہرایا جائے۔ لیکچر عام فہم ہوں۔ دلائل کو سادہ پیرایہ میں بیان کیا جائے۔ اور ضروری حوالے نوٹ کرائے جائیں۔ سامعین میں سے خواندہ احباب روزانہ تقاریر کے باقاعدگی سے نوٹ لیں۔ اس امر کا خاص التزام کیا جائے کہ سب دوست ہر روز اپنا سبق اچھی طرح یاد کر کے جلسہ میں شامل ہوں۔ مقررین حضرات کی سہولت کے لئے الفضل میں بھی مسئلہ خلافت کے مقرر کردہ چھ حصوں کے متعلق باقساط مضامین کی اشاعت کا انتظام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

مقرر احباب اپنی تقاریر کو اسباق کے پیرایہ میں بیان کریں تا ہر طبقہ کے افراد آسانی سے ذہن نشین کر سکیں۔ اس ہفتہ کے آٹھ دن بعد یعنی مورخہ ۷ ر فتح مطابق ۷ ر دسمبر کو تمام خدام و انصار کا امتحان لیا جائے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ انہوں نے لیکچروں کو توجہ سے سنا اور یاد کیا ہے یا نہیں۔ خواندہ احباب کا امتحان تحریری لیا جائے۔ اور ناخواندہ احباب کا زبانی

امید ہے کہ تمام جماعتیں اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہ اس بارہ میں جملہ انتظامات کرینگی اور اس ہفتہ کو پوری پوری تیاری اور شان سے منانے اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دینگی۔ اور بیش از بیش جوش و اخلاص کے ساتھ اس مفید اور بابرکت تحریک میں حصہ لینگی۔ اور جو مجالس پہلے کسی وجہ سے ہفتہ تعلیم و تلقین کا انعقاد نہ کر سکی ہوں۔ وہ اس دفعہ پورے اہتمام سے اس تحریک کو عملی جامہ پہنائیں گی۔

مجالس کے قائدین نوٹ فرمالیں کہ ہفتہ ختم ہوتے ہی اس تمام ہفتہ کی کارگذاری کی مفصل رپورٹ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں ارسال فرمائیں۔ رپورٹ میں اس امر کا خاص طور پر ذکر ہو کہ کس وقت جلسہ ہوا کس موضوع پر کس دوست نے لیکچر دیا۔ خدام۔ انصار اور اطفال کی حاضری روزانہ کتنی رہی +

(خاکسار عبدالرحیم درد صدر مشترکہ سب کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ)

ضروری اعلان

۱۶ ر نومبر ۱۹۴۱ء کو بوقت بارہ بجے دن قرض خواہوں کی میٹنگ ہوگی۔ دفتر رجسٹرڈ کمپنی مذکور میں قرض خواہ تشریف لا کر میٹنگ میں شریک ہوں۔ میٹنگ کے صدر مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید ہوں گے۔ صاحبان ذیل کے علاوہ جو قرضخواہ ہیں وہ بھی شریک ہوں۔

(۱) مولوی عبدالرحمٰن صاحب انچارج تحریک جدید

(۲) مینجر صاحب الفضل۔

(۳) ناظم صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ۔

(ذوالفقار علی خان)

فریضۂ زکوٰۃ کی اہمیت

ارکان اسلام میں سے تیسرا رکن زکوٰۃ ہے۔ اور یہ بھی ہر صاحب نصاب پر نماز کی طرح فرض ہے۔ اگر صاحب نصاب احباب اس فریضہ کو بخوشی سر انجام نہیں دیتے تو وہ قابل مواخذہ ہیں۔ قرآن کریم میں جہاں نماز کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ہی زکوٰۃ کی بھی اہمیت بیان فرمائی گئی ہے۔ اسلئے صاحب نصاب ہو کر ادائیگی زکوٰۃ میں تساہل نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تارک نماز و عدم ادائیگی زکوٰۃ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لئے ہمارے احمدی احباب کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اس لئے عام اعلان کے ذریعہ سے احباب کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ وہ کسی خاص مہینہ کے انتظار میں نہ رہا کریں۔ بلکہ جب بھی کسی مال پر سال گذر جائے تو اس کی زکوٰۃ مرکز میں روانہ کر دیا کریں۔ والسلام

(ارجمند خان)

ایک معلّم کی ضرورت

یو۔ پی کی ایک شہری جماعت کے لئے معلّم کی ضرورت ہے۔ جو زیادہ اخراجات برداشت نہیں کر سکتی۔ چھ روپیہ ماہوار امداد کر سکتی ہے معلّم صاحب اگر کچھ ہاتھ سے کما سکتے ہوں تو کام چل سکتا ہے۔ ضرورتمند احباب جلد درخواست کریں۔ معلّم کی ضروری شرائط اذان دینا۔ نماز پڑھانا۔ اور خطبہ دینا۔ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ فقط

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

ضلع فیروزپور کی جماعتوں کو اطلاع

مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی حسب ذیل پروگرام کے مطابق تبلیغی دورہ کر رہے ہیں۔ متعلقہ جماعتیں مطلع رہیں:۔

۱۲ و ۱۳ نومبر ہیڈ سلیمانکی۔

۱۴ " جمعہ فیروزپور چھاؤنی۔

۱۵ و ۱۶ " " شہر۔

۱۷ و ۱۸ " فرید کوٹ۔

۱۹ و ۲۰ " کوٹ کپورہ۔

۲۱ و ۲۲ " سکھا نند۔

۲۳ و ۲۴ " موگا۔

۲۵ و ۲۶ و ۲۷ نومبر زیرہ

۲۸ ر نومبر۔ فیروزپور چھاؤنی۔

۲۹ و ۳۰ نومبر " شہر۔

یکم و ۲ ر دسمبر ملاں والا ناڑے۔

۳ و ۴ " سلّے ونڈ۔

۵ " جمعہ فیروزپور چھاؤنی۔

۶ و ۷ " فیروزپور شہر۔

(مرزا ناصر علی بقلم خود)

اطفال احمدیہ کا آئندہ امتحان ۳۰ ر جنوری ۱۹۴۲ء کو ہوگا

اطفال احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" ۵۷ سے ۱۱۸ صفحہ تک کا امتحان ۳۰ ر صلح ۱۳۲۱ ہش مطابق ۳۰ ر جنوری ۱۹۴۲ء کو ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اطفال کو ابھی سے اسکے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

(محبوب عالم خالد مہتمم اطفال احمدیہ)

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت

نمبر شمار	نام جماعتہائے	تواریخ
۱	(۱) بٹالہ (۲) امرتسر	۱۲ ر نومبر تا ۱۸ ر نومبر
۲	(۱) دہوری (۲) نابھہ مع مضافات (۳) بنگہ۔	۱۹ ر نومبر تا ۲۶ ر نومبر
۳	(۱) گنج (۲) شاہدرہ خلقہائے جماعت لاہور۔	۲۷ ر نومبر تا ۳۰ ر نومبر
۴	(۱) گولیکی (۲) فتح پور (۳) عالم گڑھ (۴) شیخ پور جماعتہائے ضلع گجرات۔	یکم دسمبر تا ۹ ر دسمبر

ناظر تعلیم و تربیت

وصیاتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۶۵:- منکہ احمد علی خاں ولد محمد علیخان احمدی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کریام ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۴۱ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مجھے اسوقت پچاس روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن اگر میری اس تنخواہ میں کسی قسم کی کمی یا بیشی واقع ہوگی۔ تو میں اس کے مطابق چندہ وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ چونکہ میرے والد صاحب اس وقت بفضل تعالےٰ زندہ ہیں اس لئے میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے البتہ میرا پانصد روپیہ امپیریل بنک جالندھر میں جمع ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور کسی قسم کی بھی میری جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- احمد علی خان سوتج بورڈ اسٹنٹ کمپنی ۱۰۴ ای اینڈ ایم کوئٹہ چھاؤنی۔ گواہ شد: عبدالحمید خاں سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ گواہ شد:- ڈاکٹر عبدالمجید خاں کیمپ ڈسپنسری قلات۔

نمبر ۵۹۷۱:- منکہ ملک عزیز احمد ولد ملک محمد شفیع خاں قوم ککے زئی افغان پیشہ مبلغ تحریک جدید واقف زندگی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کنجاہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۱ ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۲۶ روپے الاؤنس تحریک جدید کی طرف سے ہے۔ میں تاذلیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس آمد میں سے مبلغ ۱۵ روپے میرا اور گیارہ روپے میری بیوی اور بچوں کا الاؤنس ہے۔ العبد:- ملک عزیز احمد۔ گواہ شد عبدالرحمن انور گواہ شد: محمد احمد یکے از واقفین تحریک جدید قادیان

نمبر ۵۹۷۲: منکہ وسیلۃ الحسنۃ زوجہ ملک عزیز احمد صاحب قوم راڈن عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن تباویہ ڈاکخانہ خاص ضلع بتاویہ۔ صوبہ ملک جاوا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴۱ ۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں۔ میرا زیور ۳ تولہ سونا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر بعد میں میری کوئی اور جائیداد ہو جائے۔ یا کوئی ماہوار آمدنی کا ذریعہ ہو۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میں اپنا مہر اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ الامۃ: الوسیلۃ الحسنۃ بحروف انگریزی۔ گواہ شد:- ملک عزیز احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- محمد صادق

نمبر ۵۹۷۴:- منکہ عطاء اللہ ولد چودھری غلام سرور صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴۱ ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ ۳۹۵ روپے پر ہے۔ میں تاذلیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ العبد:- عطاء اللہ موصی۔ گواہ شد:- مشتاق احمد بقلم خود دارالمجاہدین قادیان گواہ شد:- محمد عبداللہ بقلم خود تلونڈی عنایت خاں

نمبر ۵۹۷۷:- منکہ رائے محمد خاں ولد چودھری غلام مصطفےٰ خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مرڑوعہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴۱ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ ساٹھ روپے ہے۔ میں تاذلیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- رائے محمد خاں بقلم خود

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۔ ۱۰ نومبر۔ مسٹر چرچل نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہٹلر کی مشتعل کردہ آتش جنگ کی لپیٹ میں تمام یورپ اور افریقہ کا شمال مشرقی حصہ آچکا ہے۔ اور ہوسکتا ہے کہ چند روز میں ایشیا کا کثیر حصہ بھی آجائے۔ آج ہماری فضائی طاقت کسی طرح بھی جرمنی سے کم نہیں۔ اور بحری طاقت کی برتری تو مسلّم ہے۔ امریکہ اور جاپان کی گفتگوئے مصالحت اگر ناکام ہوئی۔ اور دونوں میں جنگ چھڑ گئی۔ تو برطانیہ فوراً جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دے گا۔ اور جنگ کی صورت میں بحرالکاہل کی ہر لہر پر جاپان کی مخالفت ہوگی۔ دنیا کے کئی مقامات سے ہمیں ایسے پیغام موصول ہوئے ہیں۔ جن سے صلح کی مہم کے شروع ہونے کے آثار نظر آرہے ہیں۔ مگر میں صاف اعلان کردوں کہ ہم خواہ دنیا میں بالکل اکیلے رہ جائیں۔ ہٹلر یا ہٹلریت کے کسی نمائندہ سے ہرگز گفتگوئے مصالحت نہ کریں گے۔

قاہرہ ۔ ۱۰ نومبر۔ مصری ریڈیو سے عربی میں یہ خبر براڈکاسٹ کی گئی۔ کہ ہٹلر نے ایران پر حملے کا پروگرام بنالیا ہے۔ وہ ماسکو کو یورال سے کاٹنا بحیرہ کیسپین پر واقع شہر استراخان پر قبضہ کرنا اور کریمیا کی راہ سے کاکیشیا میں داخل ہوکر ایران کی سرحد پر حملہ کرکے برطانی سپلائی لائن کو کاٹنا چاہتا ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے ہندوستانی فوجی کمانڈ کے افسر روسی سرحد پر پہونچ گئے ہیں۔

دہلی ۔ ۱۰ نومبر۔ مسٹر بوس کے متعلق کونسل آف سٹیٹ میں جو بیان ہوم سکرٹری نے دیا۔ وہ گذشتہ پرچہ میں درج کیا جاچکا ہے۔ ہوم سکرٹری نے مزید کہا کہ حکومت کو اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں کہ مسٹر بوس برلن یا روم کیونکر پہونچے۔ اور کہ ابھی تک ہندوستان کی انقلاب پسند پارٹی سے مسٹر بوس کے گہرے تعلقات قائم ہیں۔

بغداد ۔ ۱۰ نومبر۔ ایک عرب لیڈر فخری نشاشیبی مفتی اعظم کے مخالفین میں سے تھا۔ چنانچہ لنڈن کانفرنس میں جب مفتی اعظم کی پارٹی نے شامل ہونے سے انکار کیا۔ تو یہ شامل ہوا تھا۔ آج وہ بغداد کے ایک ہوٹل سے دوپہر کے بارہ بجے نکل رہا تھا کہ ایک سائیکل سوار فلسطینی نوجوان نے اس پر دو فائر کئے اور ہلاک کر دیا۔ حملہ آور بھاگ گیا۔ اور کوشش کے باوجود پکڑا نہ جاسکا اسی روز عربوں نے نشاشیبی کے بھائی کو یروشلم میں سر بازار گولی سے اڑا دیا۔ انگریز حکام نے نشاشیبی کی حفاظت کا خاص انتظام بھی کر رکھا تھا۔

ماسکو ۔ ۱۱ نومبر۔ جرمن کریلیا کی تنگ گھاٹی کی روسی صفوں میں شگاف پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر جو دستے آگے بڑھے۔ انہیں گھیر لیا گیا۔ اور اب ان کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ ماسکو سے ایک سو میل جنوب میں ٹولا کے محاذ پر کل سخت لڑائی ہوئی۔ معلوم ہوا ہے۔ جرمن سخت سردی شروع ہونے سے قبل ماسکو پہونچنا چاہتے ہیں۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے کہ لینن گراڈ کے علاقہ میں بھی تیز جنگ شروع ہوگئی ہے۔ اور جرمنوں نے ایک مشہور ریلوے جنکشن تخوین پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن فوجیں شمال سے جنوب کی طرف بڑھ کر فنی فوجوں سے ملنا چاہتی ہیں۔ تا روسیوں کو گھیرے میں لے لیا جائے۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ اس محاذ پر بیس ہزار روسی قیدی بنائے گئے ہیں۔ اور بہت سر سامان پر قبضہ کیا گیا ہے۔ سویڈن کے اخباروں کا بیان ہے کہ جرمن فوجیں سبسٹاپول میں داخل ہوگئی ہیں۔

دہلی ۔ ۱۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایڈیٹرز کانفرنس اور حکومت ہند کے درمیان طے پایا ہے کہ حکومت ضخامت کے لحاظ سے اخبارات کی قیمتیں معین کردے اگر کسی اخبار کی ضخامت کم و بیش ہوگی۔ تو اسی تناسب سے اخبار کی قیمت میں کمی بیشی ہوجائیگی۔

دہلی ۔ ۱۰ نومبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ صوبائی حکومتوں کے مشورہ سے یہ انتظام کیا جاچکا ہے کہ کلکتہ۔ دہلی اور دیگر اہم مقامات کے عجائب گھروں سے قیمتی اور نایاب اشیاء کو محفوظ مقامات پر پہونچا دیا جائے۔

بنوں ۔ ۱۰ نومبر۔ کل صبح آٹھ بجے بنوں ڈیرہ اسمٰعیل خان روڈ پر ایک قبائلی گروہ نے تین لاریوں کو روک لیا۔ اور بیس اشخاص کو جن میں دو عورتیں اور ایک بچہ بھی تھا۔ ساتھ لے گئے۔ ان میں سے چار کو ہلاک کر دیا۔ پولیس نے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا۔ اور سخت لڑائی ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں کا لیڈر ہلاک ہوگیا۔ اس کے کئی ساتھی بھی مارے گئے۔ اور باقی گرفتار کر لئے گئے۔ پندرہ اشخاص ڈاکوؤں کے چنگل سے چھڑا لئے گئے۔

سرینگر ۔ ۱۰ نومبر۔ کشمیر گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ تین ہزار چینی مسلمانوں کا ایک گروہ جس کے پاس کئی ہزار بکریاں بھیڑیں اور اونٹ وغیرہ ہیں۔ برطانی ہندوستان آرہا ہے۔ ان لوگوں نے جب تبت کی راہ سے کشمیر کی سرحد میں داخل ہونا چاہا۔ تو ریاستی فوج نے مزاحمت کی۔ اس پر لڑائی ہوئی۔ اور ان کے چھ آدمی مارے گئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر انہیں رستہ دیدیا جائے۔ تو وہ ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ چنانچہ سمجھوتہ کے مطابق ان کو اجازت دی گئی۔

لنڈن ۔ ۱۰ نومبر۔ جبوتی کی بندرگاہ کی مکمل طور پر ناکہ بندی ہوچکی ہے۔ اور امید ہے یہ بہت جلد فتح ہوجائے گی۔

لنڈن ۔ ۱۰ نومبر۔ ایران کی امداد کے لئے سوویٹ گورنمنٹ نے دس ہزار ٹن گندم اور اٹھارہ ہزار ٹن کھانڈ بھیجی ہے لیکن برلین ریڈیو کہہ رہا ہے کہ روس اور برطانیہ نے ملکہ ایران کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور کھانے پینے کا سامان بھی وہاں سے حاصل کر رہے ہیں۔

انقرہ ۔ ۱۰ نومبر۔ ترکش ریڈیو کا بیان ہے کہ جاپان نے روس کے مشرقی ساحل پر حملہ کرنے کے لئے بہت سے جہاز شمالی بحرالکاہل میں جمع کر دیئے ہیں۔ اور انہیں ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔

لنڈن ۔ ۱۱ نومبر۔ وشی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ فرانسیسی سمالی لینڈ برطانیہ کے حوالہ کرنے سے قبل جبوتی ریلوے لائن اور بندرگاہ کا سامان برباد کر دیا جائے۔ یہ پتہ نہیں کہ سمالی لینڈ کب حوالہ کیا جائے گا۔

لنڈن ۔ ۱۱ نومبر۔ گذشتہ یکشنبہ کو وسطی بحیرہ روم میں اٹلی کے دو جہازی قافلوں پر برطانی جنگی جہازوں نے جو حملہ کیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس میں اٹلی کے تین جنگی جہاز غرق ہوگئے۔ اور دو کو سخت نقصان پہونچا۔ اٹلی کے جو جنگی جہاز ان قافلوں کے ساتھ تھے۔ ان پر بعد میں ایک برطانی آبدوز نے تارپیڈو مارے۔ اور ایک کو توڑ دیا۔

روم ۔ ۱۱ نومبر۔ اطالوی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل پھر برطانی طیاروں نے برنڈزی اور نیپلز پر زوردار حملے کئے۔

ماسکو ۔ ۱۱ نومبر۔ روس کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ جرمنوں نے اوکا ندی کو پار کرنے کی دو بار کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکے۔ تولا پر دو بار ٹینک دستوں نے حملے کئے۔ مگر پیچھے ہٹا دیئے گئے۔ اس علاقہ میں تاحال گھمسان کی لڑائی ہورہی ہے۔ لینن گراڈ کے محاذ پر روسیوں نے جوابی حملے کرکے جرمن توپخانوں کے کئی دستے برباد کر دیئے۔ کریمیا کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ جرمنوں نے کچھ اور پیشقدمی کا دعویٰ کیا ہے۔

لنڈن ۔ ۱۱ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور روس میں ایک دوسرے کو ضروری خبریں پہنچانے کے لئے سمجھوتہ ہوا ہے۔

ٹوکیو ۔ ۱۱ نومبر۔ مسٹر چرچل نے جاپان کو کل جو انتباہ کیا تھا۔ اس کے بارہ میں آج جاپان کے ایک سرکاری نمائندہ نے کچھ اور تو کہنے سے انکار کر دیا ہاں اتنا کہا کہ اگر مسٹر چرچل اس کے سوا کچھ اور کہتے تو حیرانی ہوتی۔

لنڈن ۔ ۱۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بحیرہ اسود میں اطالوی جہاز جمع ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کو روسی آبدوز نے غرق کر دیا۔

لنڈن ۔ ۱۰ نومبر۔ صرف چند ہفتوں میں ایران کی راہ سے روس کو سامان جنگ پہنچانے کیلئے دس ہزار گاڑیاں تیار کی جاچکی ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔